فون ۴۹۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۴ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ ۲۲ امان ۱۳۵۹ ش ۲۲ مارچ ۱۹۸۰ء	نمبر ۶۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:- طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولیٰ کریم حضور کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر گام پر آپ کا حامی و ناصر ہو آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر میں اضافہ کی وجہ سے ناساز ہے

احباب کرام توجہ سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا کرے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی کی صحت اپریشن کے بعد سے کچھ کمزور ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

گیانی عباد اللہ مینیجر الفضل ربوہ

اعلانِ تعطیل

یوم پاکستان کی خوشی میں ۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے اس روز الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

لائبیریا میں بیس ۲۰ افراد کا قبولِ اسلام

مبلغ لائبیریا مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں اپنے تازہ خط کے ذریعہ یہ اطلاع ارسال کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ اسلام کے خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ مکرم سردار رفیق احمد صاحب اور مکرم چوہدری محمد علی صاحب کے پیغام حق پہنچانے کے نتیجہ میں ۱۰ فروری ۱۹۸۰ء کو لائبیریا (مغربی افریقہ) کے بیس ۲۰ لامذہب باشندوں نے قبولِ احمدیت کی توفیق پائی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان تمام نومسلم احباب کو استقامت عطا فرمائے۔ اسلامی تعلیم پر کماحقہ عمل کی توفیق سے نوازے۔ اور ان کے ایمان اور اخلاص میں برکت ڈالے اور اپنے فضلوں کا مورد بنائے آمین

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

ہر کامیابی پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجا لاؤ۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر کرو گے تو میں زیادہ دوں گا۔

ارشادِ باری تعالیٰ

فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ ۝ (البقرہ ۱۵۳)

ترجمہ:- پس تم مجھے یاد رکھو۔ میں (بھی) تمہیں یاد کرتا رہوں گا اور میرے شکر گزار بنو۔ اور میری ناشکری نہ کرو

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتا ہے کہ ایک لقمہ کھا کر اس پر حمد کرے اور ایک گھونٹ پی کر اس پر خدا کی حمد کرے (مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"دنیوی اور عارضی کامیابیوں پر اس قدر خوش مت ہو کہ حقیقی کامیابی سے دور چلے جاؤ بلکہ ان کامیابیوں کو خداشناسی کا ایک ذریعہ قرار دو۔ اپنی ہمت اور کوشش پر ناز مت کرو اور مت سمجھو کہ یہ کامیابی ہماری کسی قابلیت اور محنت کا نتیجہ ہے بلکہ یہ سوچو کہ اس رحیم خدا نے جو کبھی کسی کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرتا ہے۔ ہماری محنت کو بارآور کیا ہے۔ ورنہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ صدہا طالب علم آئے دن امتحانوں میں فیل ہوتے ہیں۔ کیا وہ سب کے سب محنت نہ کرنے والے اور بالکل غبی اور بلید ہی ہوتے ہیں؟ نہیں بلکہ بعض ایسے ذکی اور ہوشیار ہوتے ہیں کہ پاس ہونے والوں میں سے اکثر کے مقابلہ میں ہوشیار ہوتے ہیں۔ اس لئے واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجا لائے کہ اس نے محنت کو اکارت تو نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے محبت بڑھے گی اور ایمان میں ترقی ہوگی اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی کامیابیاں ملیں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر کرو گے تو میں نعمتوں کو زیادہ کروں گا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۵۵)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سیدۂ الو مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
۴ رجمادی الاوّل سنہ ۱۴۰۰ھ
۲۲ / امان سنہ ۱۳۵۹ ہش

اِسلام کو دُنیا میں غالب کرنیکا قرآنی طریق

اللہ تعالیٰ نے امّت مسلمہ کو بہترین امّت قرار دیا ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ یہ امّت بنی نوعِ انسان کو اسلام کی طرف دعوت دے کر انہیں نیکیوں کی تلقین کرنے برائیوں سے روکنے اور اس طرح ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے جیسا کہ قرآن مجید کی آیت

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (آل عمران آیت ۱۱۱)

سے ظاہر ہے۔

اس امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مقصد یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے تمام بنی نوع انسان کو دینِ واحد پر جمع کرکے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کیا جائے لیکن اسلام دنیا میں غالب نہیں آسکتا جب تک کہ بنی نوعِ انسان کے دلوں کو فتح نہ کیا جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے امّت مسلمہ کو یہ تلقین کی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کو محبت و پیار، حسن سلوک اور نیک نمونہ کے ذریعہ اسلام کا پیغام پہنچائیں اور اگر لوگ مخالفت کریں اور ظلم کرنے پر اُتر آئیں تو وہ ظلم کے جواب میں خود ظلم کی راہ اختیار نہ کریں بلکہ دوسروں کے مظالم پر صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ ان کے حسن سلوک اور مظالم پر صبر کے اعلیٰ نمونہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہیں گے اور خدا تعالیٰ اپنے مخفی تصرفات کے ذریعہ ان کے دلوں کو بدل کر رکھ دے گا اور وہ کشاں کشاں حق کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے اس دل موہ لینے والے طریق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا ۚ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

(حٰمٓ آیات ۳۴ تا ۳۷)

ترجمہ:۔ اور اُس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے اور کہتا ہے میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوسکتی۔ اور تو بُرائی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص جس کے اور تیرے درمیان (دینی اختلاف کی وجہ سے) عداوت پائی جاتی ہے وہ تیرے حسنِ سلوک کو دیکھ کر ایک گرم جوش دوست بن جائے گا۔ اور (باوجود ظلموں کے سہنے کے) اس (قسم کے سلوک) کی توفیق صرف اُنہی کو ملتی ہے جو بڑے صبر کرنے والے ہیں اور یا پھر (اس قسم کے سلوک کی توفیق) ان کو ملتی ہے۔ جن کا (خدا کی طرف سے نیکی کا) ایک بہت بڑا حصّہ ملا ہو۔ اور اگر حق سے دُور ہٹتی تجھے تکلیف پہنچائے تو (فوراً اُس کا بدلہ لینے کے لئے تیار نہ ہوجایا کر بلکہ) اللہ سے پناہ مانگا کر (کہ وہ تجھے اس ادنیٰ درجہ کے خلق سے بچائے) اللہ یقیناً بہت سُننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

ان آیات میں اسلام کو دُنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کے طریق کی وضاحت کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے:-

(۱) لوگوں تک نہایت نرمی اور محبت و پیار سے اسلام کا پیغام پہنچایا جائے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کرکے اپنی زندگیوں میں اسلامی تعلیم کا نہایت حسین و جمیل عملی نمونہ پیش کیا جائے۔

(۳) جب لوگ حق کی مخالفت کریں اور پیغام حق پہنچانے والوں کے خلاف ظلم کا ہاتھ دراز کریں تو جواباً بھی ظلم کی راہ اختیار نہ کی جائے بلکہ ہر قسم کی تکالیف اور ظلم زیادتی کو صبر سے برداشت کیا جائے۔

(۴) ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ سے اس کی پناہ مانگی جائے یعنی خدا تعالیٰ کے حضور بڑے درد و الحاح سے یہ دعائیں کی جائیں کہ مولا کریم انہیں اپنی پناہ میں لے لے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کے طریق کو واضح کرنے کے بعد فرمایا ہے۔ اس طریق پر عمل کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایسے مبشرین اسلام یعنی تبلیغ حق کا فریضہ ادا کرنے والے لوگوں کے دلوں پر فتح پانے میں کامیاب ہوتے چلے جائیں گے حتیٰ کہ وہ لوگ بھی جو مخالفت کے جوش میں اپنے آپ کو اہل حق کا دشمن تصور کرتے ہیں ان کے نیک نمونہ، حسن سلوک اور مظلومیت سے متاثر ہوکر ان کے گرم جوش دوست بن جائیں گے اور خود ان میں آشامل ہوں گے۔

دلوں پر فتح پانے کے اس قرآنی طریق پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں اسلام پہلے بھی دنیا میں غالب آیا تھا اور اب بھی اسی طریق کو اپنانے اور اس پر کما حقہ عمل کرنے کے نتیجہ میں اسلام دنیا میں غالب آئے گا۔ اسی لئے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کیلئے بنی نوعِ انسان کے دلوں پر فتح پانے کے اِس قرآنی طریق پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"تم یاد رکھو کہ نرمی عمدہ صفت ہے۔ نرمی کے بغیر کام چل نہیں سکتا۔ فتح جنگ سے نہیں۔ جنگ سے اگر کسی کو نقصان پہنچا دیا تو کیا کیا؟ چاہیئے کہ دلوں کو فتح کرو۔ اور دل جنگ سے فتح نہیں ہوتے بلکہ اخلاق فاضلہ سے فتح ہوتے ہیں۔ اگر انسان خدا کے واسطے دشمنوں کی اذیتوں پر صبر کرنے والا ہوجاوے تو آخر ایک دن ایسا بھی آجاتا ہے کہ خود دشمن کے دل میں ایک خیال پیدا ہوجاتا ہے اور اثر ہوتا ہے۔ اور جب وہ برکات، فیوض اور نصرت الٰہی کو دیکھتا ہے اور اخلاق فاضلہ کا برتاؤ دیکھتا ہے تو خود بخود اس کے دل میں ایسا خیال پیدا ہوجاتا ہے کہ اگر یہ شخص جھوٹا ہی ہوتا اور خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے والا ہی ہوتا تو اس کی یہ نصرت اور تائید تو ہرگز نہ ہوتی۔"

(ملفوظات جلد دہم ص ۱۴۲)

کیا نصیبے ہیں اِن فقیروں کے!

لیکے بیٹھے ہیں ڈھیر ہیروں کے
کیا نصیبے ہیں اِن فقیروں کے

بحر کی وسعتیں وہ کیا جانیں
جو شناور ہیں آبگیروں[۱] کے

کون ڈھونڈے بہشت کی راہیں
بجھ چکے ہیں دیئے ضمیروں کے

تو نے ہاتھوں سے کیوں کمان رکھدی
ہم تو عادی ہیں ایسے تیروں کے

اِس کڑے وقت میں یہ خندہ لبی
حوصلے دیکھ اِن فقیروں کے

نہ سہی اور کچھ دُعا ہی سہی
دل تو آزاد ہیں اسیروں کے

ہم سے پوچھو رموزِ مہر و وفا
ہم ہیں باسی اِنہیں جزیروں کے

اُس کی رحمت نے کیا خبر کتنے
عیب ڈھانپے ہیں عیب گیروں کے

حُسنِ معنی بھی چاہیئے ورنہ
لفظ انبار ہیں لکیروں کے

ہیں مبشر یہ اُن کے نقشِ قدم
کام آئیں گے راہگیروں کے

مبشر احمد راجیکی

۱۔ آبگیر۔ تالاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنی تحقیق دربارہ تخلیق و تکوین کائنات

(مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب شیخوپورہ)

۲

پس دنیا و مافیہا کے ابتدائی تخلیقی عنصر کی تخلیق محض الٰہی امر کُنْ کا ہی کرشمہ ہے جس کے باعث وہ عدم سے وجود میں آئی۔ سائنسی تحقیق بھی اس بارے میں یہی ہے کہ حیات پہلی بار تو غیر حیاتی مادے کے ملاپ سے پیدا ہوئی ہوگی لیکن جب ایک دفعہ حیات وجود میں آگئی تو پھر بعد میں حیات سے حیات کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ غیر حیاتی مادے کا وجود سائنسی طور پر بھی شروع میں خود بخود نہیں ہوسکتا۔ عقل بھی اس کنہ کی دریافت میں عاجز ہے قرآنی تحقیق کے امر کُنْ سے فَیَکُوْنُ کا نظریہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں اور یہ معمہ اسی طرح حل و کشود کی منزل طے کرسکتا ہے۔

ادوارِ تخلیق

قرآن مجید میں تخلیق کائنات کے ضمن میں ... دنوں کی تعداد سے ہر عالم کے عرصہ دورِ تخلیق کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ضمناً اصول یا طریقِ عمل یہ بتایا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ نے یہ کام ملائکہ کے ذریعہ کروایا اور منصوبہ کے مطابق ان کا ہر دن پچاس ہزار سال کے برابر تھا اور تخلیق کا ہر کام دنوں کے حساب سے منزل بہ منزل یکے بعد دیگرے درجہ بدرجہ عمل پذیر ہوکر مکمل ہوتا گیا اور ہر کام کو پچاس ہزار سال کے برابر دن کی اکائی درکار ہوئی۔ ملائکہ ایک دن میں مقررہ کام کر لیتے اور دوسرا کام اگلے دن شروع کر دیتے جو قاعدے کے مطابق پچاس ہزار سال کا ہی ہوتا۔ ہم دنوں کو ادوار کے علاوہ درجاتِ تخلیق بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ دنوں کے مطابق تخلیق درجہ بدرجہ وقوع میں آتی رہی۔ الٰہی پروگرام کے مطابق تمام تخلیق اسی نہج پر ہوا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

مِنَ اللّٰہِ ذِی الْمَعَارِجِ
تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ
اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ
خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ
مِمَّا تَعُدُّوْنَ۔
(المعارج ع۱)

خدا تعالیٰ بلند مراتب والا ہے ملائکہ ایک دن اپنا کام کر کے اوپر چڑھتے ہیں اور ہر دن تمہارے شمار کے مطابق پچاس ہزار سال کے برابر ہے

قرآنی تحقیق کی رُو سے نظام آسمانی اور ارضی تخلیق میں دنوں کی تعداد میں اختلاف بھی ہے۔ کسی مقام پر دن پچاس ہزار سال کے برابر ہے اور کسی جگہ ایک ہزار سال کے برابر۔ ارشاد ربانی ملاحظہ ہو

اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ
کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا
تَعُدُّوْنَ۔ (حج ع۶)

ہر دو میعادیں یا عرصۂ میقات اجزائے کائنات کے درجات تخلیق کی اہمیت پر منحصر ہیں بفحوائے آیہ کریمہ

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اَکْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ
(المومن ع۶)

آسمانوں اور زمین کی پیدائش بنیادی طور پر تخلیق بنی نوع سے بڑھ کر اہم ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بنیادی تخلیق نہایت اہم ہوتی ہے۔ اس کے بعد سلسلۂ حیات قائم ہو جانے سے آئندہ سلسلۂ تخلیق کا عمل خودکار مشین کی طرح جاری ہو گیا یہاں تک کہ بالآخر اشرف المخلوق انسان پیدا ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ ایک دفعہ مشین چل جانے سے پھر وہ خود بخود اپنا کام اپنی طاقت کے مطابق مقررہ عرصہ تک کرتی چلی جاتی ہے بشرطیکہ اسے چلانے کے لئے ضروری عناصر سے لیس کر دیا گیا ہو۔

ملائکہ کے اوپر چڑھنے کا یہ مطلب بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر مابعدی کام پہلے کام کی نسبت اہمیت ذاتی کی بناء پر فائق سے فائق تر ہوتا چلا گیا جیسا کہ گیس کے گولے کی نسبت گیس کا دھواں، منصوبے کی تکمیل کی بناء پر گولے سے نسبتاً فائق تر تھا اور گیس سے فائق تر آسمان و زمین کی تخلیق۔ بالآخر اسی طرح انسانی پیدائش جو مقصدِ تخلیق کی تکمیل کی بناء پر جملہ تخلیقِ کائنات کا فائق ترین حصہ ہے جس کی غرض و غایت کے بارے میں فرمایا گیا:۔

لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ
عَمَلًا (ہود ع۱)

اس ارشاد میں تخلیق انسانی کا مقصدِ وحید عبادت اور معرفتِ الٰہی بتا کر تخلیق کائنات کی اصلی غرض و غایت بیان کر دی گئی ہے جس کی تفہیم میں فلاسفر اور سائنسدان سرگرداں اور پریشان ہیں مگر اس شعور سے آج تک بہرہ ور نہیں ہوسکے کہ انسانی پیدائش کی اصل غرض خدائے قادرِ مطلق کی ذات کا مظہر ہونا ہے جیسا کہ بادشاہ کی اطاعت سے اس کا وفادار ہونا۔

اہمیت کے بارے میں یہ نکتہ ذہن نشین کرنے کے قابل ہے کہ تخلیقِ ارض و سماکی اہمیت بنیادی طور پر ہے جو جملہ اجزائے تخلیق کے مصدر اور گنجینہ ہیں اور مابعدی تخلیق اس کی اکائی کی حیثیت کی اہمیت پر ہے جس کے ذریعہ اصل مقصد کی تکمیل ہوتی چلی گئی جیسا کہ مٹی، گارے اور اینٹوں سے مکان بنانا جو اصل مقصدِ تعمیر ہوتا ہے۔ دراصل انسانی تخلیق اصل مقصدِ تخلیق تھا لہٰذا عظمتِ شان کے لحاظ سے آخری تخلیقِ انسان سب مدارجِ تخلیق سے فائق ترین ہے۔ قرآنی تعلیمات کی رُو سے آسمان و زمین کی تخلیق چھ دن میں ہوئی۔ ارشادِ الٰہی ملاحظہ ہو:۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا
فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ
(ق ع۳)

یعنی آسمان اور زمین اور ان کی درمیانی تخلیق چھ دن میں ہوئی۔

وَمَا بَیْنَھُمَا سے مراد ہے کہ درمیانی اجرام سماوی جو اور فضا میں اسی دوران وجود میں آچکے تھے جن سے جو اور فضا معمور ہے جیسا کہ جدید سائنسی تحقیقات سے ثابت ہے۔

مزید برآں ان کی درجہ وار دوری تخلیق کے متعلق فرمایا کہ آسمانی کا پہلا دَور چار دن کے عرصہ پر ممتد ہے اور دوسرا دَور دو دن پر۔ اس کے برعکس ارضی تخلیق کا پہلا دَور دو دن کے عرصہ پر ممتد ہے اور دوسرا دَور چار دن پر۔ جیسا کہ فرمایا:۔

قُلْ اَئِنَّکُمْ لَتَکْفُرُوْنَ
بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ
یَوْمَیْنِ۔

کیا تم اس ہستی کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا۔

وَقَدَّرَ فِیْھَآ اَقْوَاتَھَا
فِیْٓ اَرْبَعَۃِ اَیَّامٍ

پھر چار دن میں اس میں رزق کی استعدادیں پیدا کیں۔

ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ

پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا

فَقَضٰھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
فِیْ یَوْمَیْنِ

پھر دو دن میں سات آسمانوں کو مکمل کیا۔

وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا
بِمَصَابِیْحَ (حٰم السجدہ ع۱)

اور ورلے آسمان کو چمکنے والے ستاروں سے مزیّن کیا۔

آیہ ہذا سے یہ امر واضح ہے کہ مقررہ کام مقررہ دنوں کی میعاد کے اندر اتمام پذیر ہوا اس میں ہر ایک دن تخلیق کے جزوی حصوں کی تکمیل پر دلالت کرتا ہے جو عین الٰہی منصوبہ کے مطابق ہوئی۔ آیہ ہذا مندرجہ ذیل نکات پر مشتمل ہے:۔

۱۔ تم خدا تعالیٰ کو خالق ماننے سے انکار کر کے اپنے خیال کے مطابق تخلیقِ عالم خدا کے علاوہ غیر عناصر سے منسوب کرتے ہو۔ تم اس بارے میں سراسر غلطی خوردہ ہو۔ یہ خدا کی ہی پیدا کردہ ہے۔

۲۔ تخلیقِ عالم کا کام محض ذاتِ الٰہیہ پر منحصر ہے جس نے زمین پیدا کر کے پھر اس میں پہاڑ بنائے۔ پھر اس کی درجہ بدرجہ تکمیل کا سامان کیا۔

۳۔ پہاڑوں سے حیات بخش پانی کے دریا بہائے اور سمندر پیدا کر دیئے اور زمین میں معدنیات پیدا کر دیں۔

۴۔ زمین دو دن میں پیدا ہوئی اور چار دن میں اس میں ضرورت کے مطابق ذخیرہ خوراک پیدا کرنے کی قوتیں پیدا کی گئیں۔

۵۔ اس وقت آسمان دخان کی چادر میں لپٹا ہوا تھا۔ اس دھوئیں سے ساتوں آسمان مکمل ہوئے اور پھر ہر آسمان کام کرنے لگ گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶۔ ورلا آسمان نورانی ستاروں سے مزین کیا گیا۔ تخلیقِ عالم کا یہ مختصر نقشہ ہے اور سائنس دان حضرات اس نظامِ فطرت پر غور کر کے اپنی معلومات کی تکمیل کر سکتے ہیں کہ یہ کائنات خدائے خالق کی ہی پیدا کردہ ہے۔ اس کے سوا کسی اور کا اس میں عملی دخل نہیں۔

سن کا حساب

پچاس ہزار سال کے دن کے حساب سے چھ دن کے تین لاکھ سال بنتے ہیں۔ تین لاکھ سال کے عرصہ کے دوران سات آسمان اور زمین مخلوق ہوئے۔ یہاں سال کی تشریح کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ آیا وہ شمسی سالوں کا حساب ہے یا قمری سالوں کا۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداً قوموں میں قمری حساب سے حسابی سال شمار ہوتے تھے۔ روم و یونان میں یہی قمری سال رائج تھے یہودیوں اور اہلِ اسلام میں اب تک قمری سال کا حساب رائج ہے۔ چونکہ قمری سال شمسی سال سے ہر سال دس یا گیارہ دن چھوٹا ہوتا ہے۔ اس سے صحیح زمانہ اور تاریخ معلوم نہ ہوتی تھی۔ اس بناء پر حسابی پیچیدگیوں کو دور کرنے کے لئے بعد میں روم و یونان میں قمری سن کی بجائے شمسی سن کا رواج ہوا مگر آیۂ مبارکہ میں چونکہ

مِمَّا تَعُدُّوْنَ

کا خطاب اہلِ عرب سے ہے اور ان میں نزولِ وحی کے وقت قمری سن رائج تھا اس لئے اس سے قمری سن کی مدت کے حساب کا گمان ہوتا ہے۔ لہذا قمری سالوں کے حساب سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش تین لاکھ سال میں ہوئی ہوگی۔ بعض سائنس دانوں کی تحقیق کی رُو سے بھی یہ مدت لاکھوں سال پر ہی ممتد ہے۔ مِمَّا تَعُدُّوْنَ سے شمسی اور قمری دونوں حساب شمار نہیں کئے جا سکتے۔ ایک ہی حساب لینا پڑے گا خواہ شمسی ہو یا قمری۔

آیہ ہذا سے منکشف ہوتا ہے کہ عرصہ حیاتِ دخان میں سات آسمان تہ در تہ طباقاً پیدا ہوئے۔ پھر عملی قوتوں سے انہیں مسلح کیا گیا۔ پھر سورج چاند سے لیل و نہار کا سلسلہ شروع ہوا اور پھر رات کے وقت ستارے چمکنے لگے۔ اس طرح کل نظامِ شمسی حرکتِ عمل میں آگیا۔

آسمانوں کے ساتھ ساتھ زمین بنی، پھر زمین سے پہاڑ بنے۔ پہاڑوں سے دریا اور سمندر وجود میں آئے، پھر زمین میں پیداواری استعدادیں اور قوتیں پیدا ہوئیں تب جا کر زمین آسمانی تاثیرات قبول کرنے کے قابل ہوئی اور آسمان اور زمین مل کر باہمی طور پر کارِ حیات عالمی سرانجام دینے لگے۔ اجرامِ فلکی اثراندازی کا کام کرنے لگے اور زمین ان سے متاثر ہو کر نباتات پیدا کرنے لگی اور یہی تاثیری کام بالآخر تخلیق حیوان و انسان پر منتج ہوا۔

ضمناً پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ چھ دن کا دَور تو تخلیقِ کائنات کے عرصہ کا ہوا جو دُخان کی پیدائش سے معرضِ وجود میں آئی دخان کی پیدائش تک کا عرصہ اس میں شامل نہیں، اس سے پہلے دخان کی پیدائش کو کتنا عرصہ لگا ہوگا اور اس سے پہلے گولا کتنے عرصہ میں بنا ہوگا۔ عقلاً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ مندرجہ بالا آیہ کریمہ میں مبیّنہ اصولِ تخلیق کے مطابق گولے اور دخان کی تخلیق کو بھی کافی لمبا عرصہ لگا ہوگا کیونکہ امر کُنْ فَیَکُوْنُ گولے اور دخان کے یکلخت وجود میں آنے پر دلالت نہیں کرتا بلکہ ان کی پیدائش کے کُل عرصہ پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ فرمایا:-

كُلُّ اَمْرٍ مَّرْهُوْنٌ
بِاَوْقَاتِهَا۔

ہر کام اپنے وقت پر ہوتا ہے

ممکن ہے ترتیبِ تخلیق کی مناسبت سے گولے اور دخان کی پیدائش کا عرصہ بھی تین تین لاکھ سال ہی کا ہو۔ واللّٰہ اعلم بالصواب

دریں بارہ فلسفی آئن سٹائن کی تحقیق کہ تخلیقِ عالم کا ہر دَور پچاس پچاس ہزار سال کا تھا۔ قرآنی تحقیق کی اثباتی تائید کر رہی ہے۔ لہذا گولے کا عدم سے پیدا ہونا لمبے عرصۂ تخلیق پر پھیلا ہوا ہونے کی ضمانت دیتا ہے جو جملہ تخلیق کا منبع ہونے کی وجہ سے ضروری ہے۔ ممکن ہے چھ کے عدد کے اصول کے مطابق آسمان و زمین کے برابر اسے بھی کم از کم چھ دن یا تین لاکھ سال کا عرصہ درکار ہوا ہو اور اس کے مضمراتی دخان کا کام بھی اتنے ہی عرصہ میں انجام پذیر ہوا ہو۔ یعنی مزید تین لاکھ کا عرصہ۔ یہ حد بندی امرِ خدائی کے چھ دن کے عدد مبیّنہ سے قیاس میں آتی ہے کیونکہ خدائی کاموں میں نسبتِ راست پائی جاتی ہے۔ آسمان و زمین اسی گولے کی اندرونی طاقتوں سے معرضِ وجود میں آئے اور شاید وہ گولا بھی اتنے ہی کام کے لئے مکتفی ہو۔ اس کے بعد وہ گیس بن کر ختم ہو گیا اور گیس نظامِ سماوی کے وجود میں آکر ختم ہو گئی۔

جہاں عرصۂ تخلیق ایک ہزار سال بتایا گیا ہے اس سے یہ امر تفہیم ہوتا ہے کہ شاید ایک ہزار سال کا عرصہ مابعدی ضمنی عناصر مخلوقہ کی طرف مشار الیہ ہو کیونکہ بڑے کام کے لئے بڑا عرصہ اور چھوٹے کام کے لئے تھوڑا عرصہ طبعی طور پر درکار ہوتا ہے۔ لہذا ایک ہزار سال کی مدت سے ضمنی مخلوقہ حیات کا وجود مسلم ہے جو ممکن ہے نظامِ آسمانی کے بعد کی جزوی تخلیق ہو یا زمین سے پیدا ہونے والی، سائنسی لحاظ سے تخلیق کا سلسلہ اب بھی کائنات میں جاری ہے۔ بہرحال ایک ہزار سال والا دن ضمنی تغیرات کے وقوع میں آنے والے عرصہ کو ظاہر کرتا ہے۔ نیز یہ کہ یہ ایک ہزار سال والا دن لیل و نہار کا سلسلہ طلوع ہونے سے پہلے کا ہے جو زمین و آسمان کی مدتِ تخلیق یا چھ دن کے بعد شروع ہوا اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ایک ایک ہزار سال والے دنوں کی تعداد کتنی ہے۔ ممکن ہے حسبِ دستورِ الٰہی چھ دن ہی ہو۔ شاید سائنس دان حضرات اس بارے میں روشنی ڈال سکیں اگر وہ قرآنی تحقیق کے مطابق تحقیق سے کام لیں۔

زمین کو دو دن لگنے میں شاید یہ حقیقت مخفی ہو کہ دو دن میں زمین مخلوق ہو کر گردش کرتی ہوئی کروی شکل میں آئی اور اسے مستقل شکل مل گئی جو آئندہ اس کے فریضۂ گردش کی بجا آوری کے لئے لازم تھی۔ ارضی گردش کے بارے میں ارشاد ہے

تَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً
وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ
صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اَتْقَنَ
كُلَّ شَيْءٍ (النمل ع ۷)

تو پہاڑوں کو جما ہوا ساکن سمجھتا ہے حالانکہ وہ بادلوں کی طرح چلتے ہیں۔ اللہ نے اپنی کاریگری سے ہر شے مضبوط بنائی۔

اس آیت میں زمین کی محوری اور دَوری حرکت کی طرف اشارہ ہے۔ اس سے یہ بھی منکشف ہوتا ہے کہ جملہ اجرامِ فلکی بھی زمین کی طرح گردش کھا کر گول ہوتے ہیں دوسری آیت میں سورج کو سراجاً منیراً فرما کر اس سے چاند کے اکتسابِ نور کا ذکر فرمایا کہ چاند رات کے وقت سورج کی روشنی منعکس کر کے زمین کو منور کرتا ہے اس سے بھی زمین کی گردش کا جواز پیدا ہوتا ہے۔

شروع میں زمین کا درجہ حرارت بہت زیادہ تھا اور زمین کا خول شدید گرم ہونے کے باعث تاثیرات اجرامِ سماوی قبول کرنے کے لائق نہ تھا۔ اس وقت نباتات کی پیدائش اور جاندار مادے کا زندہ رہنا مشکل تھا۔ اس دوران درجہ حرارت رفتہ رفتہ کم ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ بھاپ بخاراتِ آبی بن کر برس گئی۔ دریا بہنے لگے۔ زمین کا اوپر کا خول ٹھنڈا ہو گیا اور زندگی کی خصوصیات نمودار ہونے لگیں۔ اس طرح بالآخر زندگی کا حامل مادہ پیدا ہو گیا اس مادے سے چار دن کے عرصہ میں ارضی مضمرات وجود میں آ گئے، پہاڑ، دریا، سمندر، معدنی وسائل اور نباتات وغیرہ۔

مزید قرآنی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین ٹھنڈی ہو جانے کے بعد بحوالہ آیہ کریمہ

وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ

(رعد ع ۱)

چار دن کے عرصہ میں زمین کو پیداوار کے لحاظ سے مختلف قطعات میں تقسیم کر دیا گیا اور ان کے حسبِ حال اور ضرورت طبعی پیدا ہونے والی اشیائے مقدرہ کی استعدادیں مخلوق ہو گئیں جو ہر نوع کے لئے ضروری تھیں مثلاً معدنی اور نباتی وغیرہ۔ معدنی پیدائش زمین کے مختلف حصوں کی مختلف معدنی صلاحیتوں پر ہوتی ہے۔ کہیں نمک نکلتا ہے اور کہیں تیل وغیرہ۔ اسی طرح نباتی پیدائش بھی زمین کے مختلف ٹکڑوں کی مختلف طبعی طاقتوں اور خاصیتوں کے باعث ہے۔ کسی جگہ اجناس زیادہ پیدا ہوتی ہیں اور کسی جگہ پھل، کسی ملک کی آب و ہوا میں حیوانات کی کثرت وغیرہ وغیرہ، اس کام کے لئے نظامِ آسمانی کو خدمتِ خلق کے لئے مسخر کر دیا گیا۔

یہاں ایک اَور نکتہ ذہن نشین ہوتا ہے کہ ہر قسمی تخلیق کے لئے مختلف قطعات الارض ان کے حسبِ حال تخلیقی جوہر سے آراستہ کرنے سے وہی شے پیدا ہوئی جس کے لئے وہ طبعاً مختص ہوئے، نہ یہ کہ ایک ہی جوہر سے مختلف النوع حیات ظہور میں آئی جیسے سونے کے جوہر سے چاندی بھی پیدا ہو گئی ہو۔ یہ امکان اصولِ تخلیق کے برعکس ہے پس ہر معدنی تخلیق اسی کے متعلقہ جوہر سے ہوئی۔ سونے کی تخلیق سونے کے معدنی مادے سے اور چاندی کی تخلیق چاندی کے تخلیقی مادے سے۔

نیز مختلف قطعات الارض کی تخصیص ان میں مختلف مادوں کے ودیعت ہونے کا پتہ دیتی ہے۔ ورنہ زمین کو مختلف ٹکڑوں میں بانٹنے کا کیا مطلب، اس سے تو تخلیقی عمل میں پراگندگی پیدا ہونے کا قوی احتمال ہے جس سے تخلیق باطل اور بلاحکمت ہو جاتی ہے۔ (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمہوریہ لائیبیریا (مغربی افریقہ) میں

صرف ایک روز کے اندر بیس ۲۰ لامذہب افراد کا قبولِ اسلام

(مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد امیر و مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن، لائیبیریا)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خدا تعالیٰ کے وعدوں کے عین مطابق حقیقی اسلام کا نور تکمیل اشاعت دین کے اس بابرکت دور میں رفتہ رفتہ ہر قوم اور نسل، ملک اور برِّ اعظم کو منور کر رہا ہے۔ اسلام کے روحانی مراکز سے ہزاروں میل دور لائبیریا (مغربی افریقہ) میں بھی اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو قبولِ حق کی توفیق دے رہا ہے۔ مگر امسال خدا تعالیٰ نے ہمارے دو مخلص واقفِ زندگی بھائیوں یعنی برادرم سردار رفیق احمد صاحب ایم اے پرنسپل نصرت جہاں ہائی سکول سانوے اور آپ کے شریکِ کار برادرم چوہدری محمد علی صاحب سائنس ٹیچر کے ذریعہ ایک روز کے اندر بیس لامذہبوں کو قبولِ اسلام کی جس رنگ میں توفیق عطا فرمائی وہ ایک ایمان افروز داستان ہے اور موعودہ خدائی نصرت کا منہ بولتا ثبوت۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

ہمارے نصرت جہاں ہائی سکول سانوے سے پندرہ میل شمال کی طرف ایک چھوٹی سی بستی بونو بوگلا (BONO BOGHLA) ہے جہاں سے دشوار گذار رستہ طے کرکے ایک نیک دل اور پرہیزگار معمر مسلمان بھائی مالو کولے (MALO KOLE) برادرم سردار صاحب سے ملاقات، دینی تبادلہ خیالات اور حصول علم دین کی غرض سے گاہے گاہے سانوے آیا کرتے تھے۔ چنانچہ برادرم موصوف کو اکثر اوقات انہیں احسن رنگ میں پیغام حق پہنچانے کا موقع ملتا رہتا یہ سلسلہ گذشتہ چار پانچ برس سے جاری تھا اور اس کے نتیجہ میں برادرم مالو کولے کے دل میں احمدیت کے بارہ میں حسنِ عقیدت آہنی چٹان کی طرح راسخ ہو گئی۔ یہاں تک کہ گذشتہ دنوں بقضائے الٰہی وہ اچانک وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

چنانچہ مرحوم بھائی کے اعزا سے تعزیت کی غرض سے اہلِ دیہہ سے طے شدہ پروگرام کے مطابق برادرم سردار رفیق احمد صاحب کی سربراہی میں برادرم محمد علی صاحب سائنس ٹیچر و برادرم عبد الغفور صاحب (لائبیرین) پر مشتمل مختصر قافلہ سانوے سے بونو بوگلا کے لئے ۱۰ فروری ۱۹۸۰ء کو ساڑھے سات بجے روانہ ہوا اور ایک گھنٹہ کے کار کے سفر کے بعد خاص دعاؤں کے ساتھ اپنے مقامی احمدی بھائی کی رہنمائی میں جنگل سے گذرنے والی دشوار گذار پگڈنڈی پر پیدل سفر کا آغاز ہوا جو بعض اوقات ایسے شدید گھنے جنگلات میں سے گذری جہاں دن کے وقت بھی اندھیرا تھا۔ نیز جگہ جگہ گھٹنوں تک دلدل اور گہرے پانی سے بھی گذرنا پڑا دلدل کی غیر یقینی کیفیت کی بناء پر ہمارے مقامی احمدی بھائی عبد الغفور صاحب بڑے اخلاص سے ایسے مواقع پر باری باری دوسرے دونوں اراکینِ وفد کو بڑی ہمّت اور جانفشانی سے اپنے کندھوں پر اٹھا کر پار لے گئے۔ وہ ایک مرتبہ تو وہ خود بھی دلدل میں پھنس گئے مگر اللہ نے فضل فرمایا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیرا۔

جنگل کے رستے غیر یقینی تو ہوتے ہی ہیں لیکن ایک دو بار تو رستہ بالکل غیر واضح ہو گیا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے کمزور بندوں کی غیب سے مدد فرمائی اور اچانک اس جنگل میں ظاہر ہونے والا ایک انجانا راہرو اُن کا رہنما بن کر بخیر و عافیت انہیں منزلِ مقصود تک لے گیا۔ اللہ کا اس بندۂ خدا پر کرم ہوا کہ وہ بھی بیعت کنندگان میں شامل ہو گیا۔ فالحمد للہ۔

جب وفد بونو بوگلا پہنچا تو سب حاضرینِ دیہہ نے احمدیہ وفد کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور ابتدائی تعارفی گفتگو کے بعد مرحوم کا ذکر خیر شروع ہو گیا تو پتہ چلا کہ مرحوم کو اُن کی وصیت کے مطابق ان کے رَبڑ فارم میں دفن کیا گیا ہے۔ یہ دریافت کرنے پر کہ انہوں نے آبادی سے الگ دور اپنی تدفین کے لئے جگہ کیوں منتخب کی تو بتایا گیا کہ مرحوم نے اپنی قبر کے لئے اس جگہ کی تعیین اس لئے کی تھی کہ خواب میں دو فرشتوں نے ظاہر ہو کر انہیں دو بار ایسا کرنے کے لئے کہا تھا۔ چنانچہ وفد اور سب احباب مرحوم بھائی کی قبر پر گئے۔ وہاں برادرم سردار رفیق احمد صاحب نے جملہ حاضرین کے سامنے زندگی و موت کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہ دنیا عارضی ہے۔ ہمارے مرحوم بھائی کی طرح ہم میں سے ہر ایک نے بالآخر اس دنیائے فانی سے کوچ کرنا ہے۔ اگر ہم مرحوم کی طرح نیک اعمال بجا لائے، قرآنِ کریم سے ظاہری و باطنی محبت کی اور عباداتِ الٰہی میں حلاوتِ ایمان پائی تو اللہ تعالیٰ ہم سب سے دونوں جہان میں راضی ہوگا اور ہم اُخروی جنّت کے وارث ہوں گے۔ چونکہ اس علاقہ کے لوگ اکثر لامذہب (یعنی پیگن) ہیں اس لئے ہستی باری تعالیٰ اور اس کی توحید و وحدانیت کو سامعین کی سہولت کے لئے وضاحت سے بیان کرتے ہوئے بتایا کہ انسانی زندگی کا مقصدِ وحید وسیع معنوں میں خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔ قبر پر دعا کے بعد سب احباب وفد سمیت گاؤں لوٹ آئے۔ جہاں پہنچ کر محترم سردار صاحب نے اس گاؤں کے چیف کو احمدیہ مسلم مشن لائیبیریا کی طرف سے قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا ہدیہ پیش کیا جسے انہوں نے نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اسی بستی کے افراد اپنے کاروبار کے سلسلہ میں اکثر سانوے آکر ہمارے مقامی احمدی احباب اور نصرت جہاں ہائی سکول کے اساتذہ سے احمدیت کے بارہ میں تبادلہ خیالات کرتے رہتے تھے نیز ہمارے مرحوم بھائی وقتاً فوقتاً انہیں احمدیت کی حقانیت کے مختلف پہلوؤں سے باخبر کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ اس موقع پر بھی گفتگو کے دوران اسلام کے معاشرتی اصولوں اور خصوصاً حلال وحرام کے مواضیع پر حاضرین سے تبادلہ خیالات خدا کے فضل و کرم سے بڑے مؤثر رنگ میں ہوا جس کے بعد خصوصی الٰہی نصرت کے نتیجہ میں بیس ۲۰ مردوزن برضا و رغبت بیعت فارم پُر کرکے حلقہ بگوش حقیقی اسلام ہو گئے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔

بعد ازاں اراکین وفد نے سب لائبیرین بھائیوں کے ساتھ مل کر دوپہر کا کھانا تناول کیا۔ باہمی مشورہ سے قبل ازیں تعمیر شدہ ایک صاف ستھرے اور فراخ کمرہ کو بطور مسجد استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا جو حسنِ اتفاق سے پہلے ہی قبلہ رُخ بنا ہوا تھا۔ پھر ان سب نومسلموں نے ہمارے وفد کے ساتھ ظہر و عصر کی نمازیں اس نئی مسجد میں باجماعت ادا کیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گذشتہ دورہ لائیبیریا کے دوران (پیگن) لامذہب افراد کو پیغام حق پہنچانے کے بارہ میں توجہ دلائی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس پر کما حقہ عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد جملہ نومسلم حاضرین نے ہمارے وفد کے ساتھ تصویر اتروائی اور پھر مصافحہ و دعاؤں کے بعد ہمارا وفد اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتا ہوا شام کو بخیر و عافیت سانوے واپس پہنچ گیا۔ الحمد للہ۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نومسلمین کو استقامت عطا فرمائے اور قرب و جوار میں اشاعتِ حق کی راہوں کو مزید آسان بنا دے۔ آمین ثم آمین۔

وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات

۱۶ فروری تا ۲۹ فروری چندہ مہمان خانہ مستورات ۴۲۷۳ وصول ہوئے اس طرح اس چندہ کی کل آمد ۹۴/۹۱۵و۱۷و۴ ہو گئی ہے۔ جب کہ اسی تاریخ تک اخراجات ۱۹/ ۷۸۰ و ۵۸ و ۴ ہو چکے ہیں چندہ کی وصولی کی رفتار بہت کم ہے۔ ابھی خرچ شدہ رقم کو پورا کرنے کے لئے ۱۶۳ و ۴۰ روپے کی مزید ضرورت ہے اور کچھ تعمیری کام ابھی ہونے باقی ہیں اس لئے تمام لجنات کو چاہئے کہ اس چندہ کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ کریں تا سالانہ اجتماع تک یہ رقم پوری ہو جائے۔

جن بہنوں نے اس فنڈ میں ابھی تک شمولیت نہیں کی وہ ۳۰/- روپے دے کر اس چندہ میں شامل ہوں ان کے نام عمارت پر بطور یادگار و دعا کنندہ کندہ کروائے جائیں گے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

خاکسار کی ٹانگ میں موچ آگئی ہے جس کی وجہ سے چلنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے نیز بیوی بچوں کی صحت کے لئے بھی سب احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا عبد الحمید میر پور خاص (سندھ))

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

(11)

مکرم محمد یوسف صاحب وارنٹ آفیسر پشاور	۱۰/۰۰	روپے
" کرنل راجہ محمد اسلم صاحب "	۱۰/۰۰	"
مکرمہ والدہ ارباب عبد الاکبر صاحب پشاور	۱۰/۰۰	"
مکرم پیر عبد السمیع صاحب "	۱۰/۰۰	
مکرمہ مہر سلطانہ صاحبہ پشاور	۵۵/۰۰	"
مکرم ظہور احمد صاحب "	۱۵/۰۰	"
" محمود احمد صاحب مردرگیج "	۱۰/۰۰	"
" چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب "	۱۰/۰۰	"
" ہیبت الرحمٰن صاحب "	۱۰/۰۰	"
" نسیم احمد صاحب "	۱۰/۰۰	"
مکرمہ اہلیہ مرزا نصیر احمد صاحب "	۳۰/۰۰	"
مکرم محمد سلیم احمد صاحب "	۱۰/۰۰	"
" چوہدری عبد العزیز کھوکھر دار الصدر غربی ربوہ	۱۰/۰۰	"
" عبد الکریم کنجاہ ضلع گجرات منجانب بشیر احمد صاحب	۱۰/۰۰	"
" ماسٹر عبد العزیز صاحب چک ۲۴۵ P.O دہاڑی منجانب		"
" سلیم احمد ولد محمد علی صاحب مرحوم	۱۰۰/۰۰	"
" فیض احمد صاحب چک ۴۲ ضلع ساہیوال خود	۱۰۰/۰۰	"
" " " " عزیزہ بشریٰ صاحبہ	۱۰/۰۰	"
" چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب چک ۱۶۴ ضلع بہاولنگر	۱۰۵/۰۰	"
مکرمہ مبشرہ بیگم اہلیہ خان محمد صاحب رائس ڈیلر وزیر آباد	۵۰۰/۰۰	"
" لطیفہ بیگم اہلیہ چوہدری سلطان علی صاحب گکھڑ منڈی	۱۰/۰۰	"
" بشریٰ پیر دین صاحبہ دار الصدر شمالی ربوہ	۵۰/۰۰	"
مکرم چوہدری محمد مختار صاحب " "	۱۰/۰۰	"
" کرنل چراغ الدین صاحب ایبٹ آباد	۱۰/۰۰	"
مکرمہ اہلیہ مرزا عبد اللہ جان صاحب " "	۵۰/۰۰	"
مکرم حاجی محمد شریف صاحب گوجرانوالہ شہر	۳۰/۰۰	"
" محمد احمد امینی صاحب " "	۱۰/۰۰	"
مکرمہ رو بی امینی صاحبہ " "	۴۰/۰۰	"
مکرم ملک محمود احمد صاحب " "	۱۰/۰۰	"
" پیر شفیق احمد صاحب سیالکوٹ	۲۰/۰۰	"
" عبد الرشید صاحب کھوکھر	۱۰/۰۰	"
" منور احمد صاحب چوہان گوجرانوالہ	۱۰/۰۰	"
" احمد صدیق خان صاحب "	۱۰/۰۰	"
" محمد یعقوب خان صاحب "	۱۰/۰۰	"
" سلطان احمد صاحب صدر جماعت لطیف نگر ضلع مظفر گڑھ	۵۴/۰۰	"
مکرمہ شریفہ بی بی صاحبہ دار الرحمت وسطی ربوہ	۱۰/۰۰	"
مکرم قمر اعجاز چٹھہ صاحب ۱۸ ضلع ملتان	۲۰/۰۰	"
" محمد خلیل قریشی صاحب سکھیکی منڈی ضلع گوجرانوالہ	۳۰/۰۰	"
" غلام حسین حجام پسرور منجانب دادا حبیب اللہ خان صاحب	۱۵/۰۰	"
مکرمہ نواب بی بی صاحبہ اہلیہ علی احمد گوندل صاحب شادیوال ضلع گجرات	۱۰۰/۰۰	"
مکرم محمد حلیم صاحب گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ۔	۱۰/۰۰	"

سالانہ انعامی مقابلہ مضمون نویسی

عنوان ۔ غزوہ احزاب

حجم ۔ دس ہزار الفاظ۔

نقد انعامات ۔ اول ۷۰۰/- روپے ۔ دوم ۵۰۰/- روپے ۔ اور سوم ۳۰۰/- روپے ہے ۔

آخری تاریخ وصولی مقالہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء

خدام الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات ۴ جولائی بروز جمعۃ المبارک ۱۹۸۰ء کو منعقد ہوں گے۔

مطالعہ کتب

ماہ مارچ / امان میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "برکات الدعا" مقرر ہے۔

ماہ اپریل / شہادت میں کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" مقرر ہے۔ خدام ہر دو کتب کا مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم عبد الرشید صاحب ۴ منٹگمری روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم غلام محمد صاحب وفات پا چکے ہیں مرحوم کی ذاتی امانت $\frac{۲۶}{۱۰۱-۳۲۶}$ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ ۴۳۵۶/- روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان ہیں جن میں سے سوائے ہمشیرہ حلیمہ بیگم صاحبہ کے چاہتے ہیں کہ والد صاحب مرحوم اور والدہ صاحبہ کا حصہ وصیت منہا کرنے کے بعد بقیہ رقم تعمیر بیرونی مساجد اور گیسٹ ہاؤس انصار اللہ کے لئے دے دی جائے۔

(۱) ڈاکٹر شریف احمد صاحب (۲) محمد سلیم صاحب۔

لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۴۳۵۶/- روپے میں سے والد صاحب مرحوم اور والدہ صاحبہ کی حصہ وصیت منہا کرنے کے بعد بقیہ رقم میں سے حلیمہ بیگم صاحبہ کو ان کا شرعی حصہ ادا کر دیا جاوے اور جو رقم بچے وہ تعمیر بیرونی مساجد اور گیسٹ ہاؤس انصار اللہ کے لئے دے دی جاوے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

تربیتی جلسہ لجنہ اماء اللہ

۲۱ فروری کو لجنہ اماء اللہ چک ۳۳ ج ب ضلع سرگودھا کا ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقد ہوا جس میں مقامی لجنہ کے علاوہ سرگودھا شہر اور چک ۳۷ ج ب، ۳۵ ج ب، ۴۳ ج ب، ۹۸ ج ب اور ۳۲ ج ب کی مستورات نے بھی شرکت فرمائی۔ ۹۰ غیر از جماعت مستورات اور بچیاں بھی جلسہ میں شامل ہوئیں۔ جلسہ کے اختتام پر حضرت صدر صاحبہ نے جلسہ میں شامل خواتین سے مصافحہ کیا۔ باہر سے آنے والی مستورات کے لئے مقامی لجنہ کی طرف سے دوپہر کے کھانا کا انتظام کیا گیا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجلاس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

(ملک سعید احمد رشید مربی سلسلہ مقیم چک ۳۷ ج ب ضلع سرگودھا)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام "وہ بڑا ہی خوش قسمت شخص ہے جس کو دعا پر ایمان ہے" (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو قابلِ قدر وظائف

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ نے اپنی دو عظیم بزرگ ہستیوں کے نام پر دو وظائف جاری کئے ہیں۔ یہ وظائف ان طالبات کو دیئے جائیں گے جو لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مقررکردہ دینی نصاب کے امتحان میں اوّل قرار دی جائیں گی۔ گذشتہ اجتماع کے موقع پر پہلی مرتبہ ان دونوں وظائف کا امتحان ہوا۔ ربوہ کی دو طالبات (۱) امۃ الباسط طاہرہ بنت شیخ نصیر الدین صاحب (۲) نائلہ سوز کی بنت چوہدری منظور احمد صاحب نے یہ وظائف حاصل کرنے کا شرف حاصل کیا۔ مگر مجموعی لحاظ سے ان امتحانات میں شامل ہونے والی طالبات کی تعداد بہت کم تھی ربوہ اور ربوہ سے باہر کی لجنات اس طرف توجہ فرمائیں۔ دونوں وظائف کے نصاب درج ذیل ہیں۔

(۱) نصاب وظیفہ نصرت جہاں بیگمؓ،

یہ وظیفہ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے کی طالبات کے لئے ہے اور ۵۰ روپے ماہوار پر مشتمل ہے۔ نصاب حسب ذیل ہے۔

(۱) قرآن کریم :- سورہ بقرہ مکمل مع تفسیری نوٹس از تفسیرِ صغیر۔
(۲) حفظِ قرآن :- سورہ نبا اور سورہ نازعات مع ترجمہ اور تفسیری نوٹس
(۳) حدیث :- حدیقۃ الصالحین میں سے پہلی ایک صد احادیث مع ترجمہ
(۴) کلام :- دعوۃ الامیر، اور رسالہ الوصیت۔

(۲) نصاب وظیفہ نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ عنہا

یہ وظیفہ مڈل اور میٹرک کی طالبات کے لئے ہے اور تیس روپے ماہوار پر مشتمل ہے۔ نصاب درج ذیل ہے۔

(۱) قرآن کریم :- پہلا پارہ مع ترجمہ و تفسیری نوٹس از تفسیرِ صغیر۔
(۲) حفظِ قرآن :- قرآن کریم کی آخری دس سورتیں مع ترجمہ و تفسیری نوٹس از تفسیرِ صغیر۔
(۳) حدیث :- چالیس جواہر پارے مکمل مع ترجمہ و تشریحی نوٹس۔
(۴) کلام :- کشتی نوح اور نماز با ترجمہ مکمل۔

ضروری نوٹ :- ہر دو امتحانات میں ۶۰٪ نمبر حاصل کرنا ضروری ہیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری

جن مجالس نے ابھی تک ماہ تبلیغ / فروری کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری ابھی تک مرکز کو نہیں بھجوائی۔ ان سے درخواست ہے کہ اپنی رپورٹ جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ اضلاع کے ناظمین کرام بھی اس طرف فوری توجہ فرما دیں اور ایسا انتظام فرمائیں کہ ہر ماہ کی دس تاریخ کو پچھلے ماہ کی رپورٹ بر وقت دفتر مرکز کو پہنچتی رہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جنّت کا وعدہ

وصیت کے بابرکت نظام میں شمولیت کے سلسلہ میں حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں کہ:-

" پھر بعض لوگ مرض الموت میں وصیت کرتے ہیں "

حالانکہ یہ وصیت منظور نہیں ہوتی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔ وصیت وہی ہے جو حیات اور زندگی میں کی جائے اور غیر مشتبہ ہو۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ جو وصیت کے برابر چندہ دیتے ہیں اور ایسے سینکڑوں آدمی ہیں۔ وہ حساب لگا کر وصیت کر دیں بعض اگر غور کریں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ صرف ایک پیسہ زیادہ چندہ دینے سے ان کے لئے جنّت کا وعدہ ہو جاتا ہے پس جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ وصیت کریں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیّت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا۔ تو جو شخص وصیت کرتا ہے اُسے متقی بنا بھی دیتا ہے۔

(الفضل یکم ستمبر ۱۹۳۲ء) (صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

حضرت مصلح موعودؓ کا فرمان

آنحضرتؐ پر سب سے پہلے ایمان لانے والی بھی ایک عورت ہی تھی۔ اسلام میں پہلا مالی بوجھ اٹھانے والی بھی ایک عورت ہی تھی۔

دعویٰ نبوت کے بعد جب سارا مکہ آپؐ کا مخالف ہو گیا جس نے آپ کو پناہ دی وہ بھی ایک عورت ہی تھی۔ آج کے زمانہ میں بھی اپنے اس امتیاز کو قائم رکھو۔

(سیکرٹری تربیت لجنہ مرکزیہ)

دوا
تدبیر ہے اور
دُعا
اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ اور
قابلِ اعتماد اصولی علاج
کیلئے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون ۳۴/۵

چونیاں میں تربیتی کلاس کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ چونیاں نے خدام و اطفال تربیتی کلاس کا انتظام کیا کلاس کا افتتاحی اجلاس ۲۵ فروری کو بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم مرزا محمد یوسف صاحب نیّر مربی سلسلہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عہد دہرانے اور نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

مکرم مرزا غضنفر بیگ صاحب۔ نماز کی اہمیت۔ قائد مجلس انور احمد صاحب۔ اسلامی معاشرہ کا قیام اور ہماری ذمہ داریاں۔ مکرم بشیر الحق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض۔ مکرم عبدالحمید صاحب۔ نظام جماعت احمدیہ آخر میں صدر جلسہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعف دینِ مصطفےٰ ~ مجھ کو کر اے میرے سلطان کامیاب و کامگار

کی تشریح فرمائی۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔

دوسرے دن نماز تہجد اور پھر نماز فجر ادا کی گئی اس کے بعد قرآن کریم حدیث نبوی اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوا پھر احباب نے تلاوت قرآن کی جس کے بعد ورزشی اور سیر کا پروگرام ہوا۔

اختتامی اجلاس کی صدارت صدر جماعت مقامی نے فرمائی اور مکرم مرزا محمد یوسف صاحب نیّر مربی سلسلہ نے تقریر کی جس میں آپ نے حضور کے اس ارشاد کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی کہ " خدا تعالےٰ سے کبھی بے وفائی نہیں کرنی "۔ اجتماعی دعا پر کلاس اختتام پذیر ہوئی۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ چونیاں)

زعماء انصار اللہ کے انتخاباتؐ

انصار اللہ کے زعماء اعلیٰ / زعماء کی معیاد گذشتہ دسمبر ۱۹۷۹ء میں ختم ہو چکی ہے اس وقت تک بیشتر مجالس کی طرف سے آئندہ تین سال کے لئے زعماء اعلیٰ / زعماء کے انتخابات کی رپورٹیں ملنے پر صدر محترم سے منظوری حاصل کرکے ان مجالس کو اطلاع کی جا چکی ہے۔

تاہم ابھی تک کچھ مجالس ایسی بھی ہیں جن کے انتخاب کی رپورٹیں مرکز میں نہیں آئیں۔ امراء / صدر صاحبان از راہ کرم اس امر کا جائزہ لیں کہ کیا ان کی مجلس میں نیا انتخاب ہو چکا ہے اور اس کی رپورٹ صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہے؟ اگر نہیں تو براہِ کرم جلد انتخاب کی رپورٹ بھجوائی جائے۔ امراء / صدر صاحبان سے یہ خصوصی گذارش ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکریہ احباب

عزیز ظاہر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے ایک حادثہ میں اچانک وفات اور ان کی شہادت پر بہت سے بزرگوں اور احباب و خواتین و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعتی لحاظ سے خصوصاً مکرم امیر صاحب ضلع لاہور مجلس خدام الاحمدیہ لاہور۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ و جماعت کراچی نے ہم سے بہت ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اور ہر طرح سے ہماری مدد فرمائی ہے۔ اور اس اچانک شدید اور المناک واقعہ پر اظہار افسوس کیا ہے۔ فرداً فرداً تمام احباب کا اور مجالس کا شکریہ ادا کرنا مشکل ہے۔ اس لئے ہم اس اعلان کے ذریعہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ تمام احباب اور جماعتوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ عزیز ظاہر احمد کے خدا تعالیٰ درجات بلند کرے۔ ان کے بیوی بچوں کا خدا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کی اپنی جناب سے سرپرستی کرے۔ اور انکو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اور ان کے بوڑھے والدین کو اور ہم سب بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا کرے آمین

طاہر احمد خان برادر اکبر ابن عبدالاحد خان روہڑی

مقابلہ مضمون نویسی

برائے اطفال و ناصرات

ہر سال اطفال و ناصرات کا علمی و ادبی ذوق اجاگر کرنے کے لئے مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایک مقابلہ مضمون نویسی ہوتا ہے۔ امسال اس مقابلہ کے لئے عنوان "سیرت حضرت عمر فاروقؓ" ہے

اول۔ دوم اور سوم آنے والوں کو علی الترتیب دوسو۔ ڈیڑھ سو اور ایک سو روپے نقد انعام کے طور پر دیئے جائیں گے۔

یہ مضمون کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو اور ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء تک اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جائے۔ پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں ہے۔ مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل لاہور ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء)

چانا ہیر ٹانک
بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے۔ ان کو لمبا اور مضبوط بناتا ہے۔ قیمت دس روپے
امین میڈیکوز ۱۲ پونچھ روڈ لاہور

سپاس تعزیت

خاکسار کے فرزند اکبر خواجہ اعجاز احمد ایم ایس سی مورخہ ۸ مارچ ۱۹۸۰ء کار کے حادثہ میں شہید ہو گئے۔ یہ حادثہ پنڈی بھٹیاں کے قریب ہوا۔ مرحوم کی عمر ۲۳ سال اور ۲ ماہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آگیا۔ نو مارچ کو جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ اور تقریباً چھ بجے شام بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ جنازہ ربوہ پہنچنے پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت و ذرہ نوازی بہشتی مقبرہ میں نماز جنازہ پڑھائی جنازہ کو کندھا دیا۔ لحد میں خود اتارا۔ قبر تیار ہونے پر تشریف فرما رہے۔ ہماری دلداری فرماتے رہے۔ قبر تیار ہونے پر دعا کے بعد رخصت ہوئے۔ اس طرح ہمارے ساتھ شفقت ذرہ نوازی اور اکرام کا سلوک فرمایا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی دیگر افراد بھی جنازہ میں شامل ہوئے اور ربوہ کے کثیر احباب بھی شامل ہوئے۔ میں اس موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار اور خاکسار کے افراد خاندان اپنے محسن امام کے احسان مند اور آئندہ کے لئے محتاج دعا ہیں۔

لاہور میں جنازہ کی تیاری اور دیگر تمام انتظامات محترم جناب حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے فرمائے اور اس سلسلہ میں حادثہ کے وقت سے دوسرے دن تک مسلسل بغیر آرام کئے۔ اس کام میں مصروف رہے۔ آپ کی زیر نگرانی جماعت احمدیہ لاہور کے بہت سے کارکن دن رات مصروف عمل رہے۔ پھر لاہور سے ایک کثیر تعداد احباب کی جنازہ کے ساتھ ربوہ آئی۔ میں اس نہایت ہی محبت اور شفقت کے سلوک سے احسان مند ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور ملتجی ہوں کہ مولیٰ کریم سب کو اپنی جناب سے اجر عظیم عطا فرمائے۔

آخر میں اپنے بیٹے خواجہ اعجاز احمد کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ نیز خاکسار اور دیگر عزیزان کے لئے اللہ تعالیٰ سب کو صبر عطا فرمائے۔ عزیز مرحوم کی والدہ اور بڑی ہمشیرہ بہت ہی غمزدہ اور نڈھال ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آئندہ ہر مصیبت سے محفوظ رکھے۔ اور ہر قسم کی رحمتیں اور برکتیں عطا فرماتا چلا جائے۔

خاکسار کا دوسرا بیٹا عزیز ایاز احمد سلمہ جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے۔ اس کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

محتاج دعا۔ خواجہ محمد اکرم

ہر قسم کا سامان سائنس مناسب نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۲۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

اکسیر اپھارہ
شفتل اور برسیم کے اپھارہ کے لئے
فی پیکٹ ۲/- روپے درجن ۱۸/- روپے
گرس ۶۰/۲۰۱ روپے بونس علاوہ
حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ
فون نمبر: ۶۰۷/۶۰۶